Dr. M. Ghayas uddin Khan
H.O.D. Deptt. Urdu
Gaya College, Gaya

Sem.-01, Paper-01

اردو زبان کے آغاز کے متعلق مختلف نظریات پر اجمالی روشنی ڈالئے

یہ فطری اصول ہے کہ دو یا کئی زبانوں کے آپسی تعلق یا میل جول سے ایک نئی زبان پیدا ہوتی ہے۔ اردو زبان بھی اسی قاعدے اور اصول کے مطابق عربی، فارسی اور ہندوستانی زبانوں کے باہمی اختلاط سے وجود میں آئی ہے۔

ہندوستان میں آریہ قوم ۱۵۰۰ ق م آئی اور ہندوستان کے ڈاویڈوں پر غلبہ حاصل کیا۔ دھیرے دھیرے یہ قوم ہندوستان میں پنجاب سے بنگال تک پھیل گئی۔ ہندوستان میں پہلے سے مختلف قسم کی بولیاں رائج تھیں۔ آریا قوم سے جیسے جیسے ہندوستان میں پھیلتے گئے۔ آب و ہوا اور ہندستان کی دوسری مقامی بولیوں سے متاثر ہو کر وہ اپنی زبان کو رفتہ رفتہ بدلنے پر مجبور ہو گئے۔ ۴۰۰ ق م میں جو زبان آریائی قوم ہندوستان میں بولتے تھے۔ وہ سنسکرت کہلائی۔ سنسکرت کے ساتھ پراکرت تھی۔ عوام کی مخلوط زبان بھی فروغ پانے لگی۔ ڈاکٹر مسعود حسن خاں کی تحقیق کے مطابق:

> ”سنسکرت اور پراکرت کی ملی جلی نئی زبان بھی عوام میں رائج ہوئی جو آپ بھرنش کہلاتی ہے۔ یہ ایک بگڑی ہوئی زبان تھی جس کو اہل زبان حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔“

آپ بھرنش کو عوامی مقبولیت حاصل تھی۔ اس لئے یہ ترقی کرتی گئی۔ بالآخر اس زبان میں زندگی کے آثار دیکھ کر تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کی طرف مائل ہوئے۔ یہ زبان گجرات، راجپوتانہ اور دوآبہ میں پھیل گئی، ڈاکٹر اعجاز حسین کے مطابق:

> ”جب راجپوتوں کو سیاسی اقتدار حاصل ہوا تو دوآبہ کی اپ بھرنش زبان تمام شمالی ہندوستان کی ادبی زبان بن گئی موجودہ اردو یا کھڑی بولی اسی اپ بھرنش سے نکلی۔ اردو کے وجود میں اپ بھرنش کی اس شاخ کو زیادہ اہمیت حاصل ہے جو دلی، میرٹھ اور اس کے گرد و نواح میں بولی جانے والی مغربی ہندی تھی۔ یہ پنجاب کے علاقہ میں ہریانی یا کھڑی بولی کے نام سے مشہور تھی۔ ان دونوں زبان کی اساس ”آ“ ہے۔

پنجاب کا وہ علاقہ جہاں افغانستان کے راستہ مسلمان بادشاہوں کا حملہ ہوا ۷۱۲ء میں سندھ پر محمد قاسم کے حملے کے بعد جو حکومت قائم ہوئی وہاں عربی و فارسی زبان کے اثرات سے یہ نئی زبان متاثر ہوئی۔

ڈاکٹر مسعود حسن کی رائے میں:

> ”سلاطین دہلی کی افواج میں انبالہ، کرنال اور دہلی کے جنوب اور میوات کے علاقہ کے لوگ تھے۔ ان کے باہمی تعلقات کی زبان یہی اردو تھی۔“

اردو کی ترسیل اشاعت اور مذہب کی تبلیغ کے لئے عام فہم زبانوں میں عوام سے رابطہ قائم کیا۔ کبیر داس کے کلام میں کھڑی بولی، برج بھاشا اور پنجابی کے اثرات ملتے ہیں۔ اس طرح گرونانک کی زبان بھی فارسی، عربی اور پنجابی آمیز تھی۔“

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر مسعود حسن کی تحقیق کے مطابق:

"اردو زبان براہ راست نہ برج بھاشا سے بنی اور نہ پنجابی سے بلکہ مخلوط زبان سے متاثر ہو کر کھڑی بولی پر اس نے اپنی بنیاد قائم کی ہے۔"

بہر حال یہ زبان اپنی مقبولیت کی وجہ کر برابر ترقی کرتی رہی۔ یہاں تک کہ جب مغلیہ خاندان کا بانی بابر ہندوستان آیا تو یہ زبان ادبی صورت اختیار کر چکی تھی۔ بابر نے بھی اپنی دلچسپی کا ثبوت اس زبان کے ساتھ دیا۔

اس طرح اردو زبان اپنی انفرادیت کو لے کر مسلسل آگے بڑھتی گئی۔ بابر کے بعد ہمایوں کے دربار میں بھی اس کا چرچا تھا۔ لیکن اکبر اعظم کے زمانہ میں راجپوتوں کے دباؤ اور ان کے اثرات کی وجہ کر صرف برج بھاشا اور راجستھانی زبان دربار میں جلوہ افروز رہی۔ اسی دور میں عبدالرحیم خان خانخاناں کی شاعری کا اتنا زور تھا کہ برج بھاشا عوام میں مقبول ہو گئی۔ اور کھڑی بولی نظروں سے اوجھل ہونے لگی تھی۔ لیکن ۱۵۷۲ء کی گنگ کوٹی کی ایک تصنیف کھڑی بولی میں ملتی ہے جس میں اکبر کے دربار میں حاضری کا ذکر ہے۔

لیکن جب شاہ جہاں نے آگرہ کو چھوڑ کر دلی میں دارالسلطنت قائم کیا تو کھڑی بولی کو غلبہ حاصل ہوئی۔ شاہ جہانی دربار کی یہی بولی اردو کہلاتی تھی۔ شعرائے کرام نے اس زبان کو چار چاند لگانے میں نمایاں حصہ لیا۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner